SECURITIES AND EXCHANGE COMMISSION OF PAKISTAN
Media and Corporate Communications Department

PRESS RELEASE
For immediate release
July 8, 2017

پاکستانی کمپنیوں میں خواتین ڈائریکٹرز کی تعداد 3 سالوں میں دوگنا ہو جائے گی: ایس ای سی پی

اسلام آباد (8 جولائی) حال ہی میں نافذ العمل ہونے والے کمپنی ایکٹ 2017 کے نتیجے میں سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے عوامی مفادات کی کمپنیوں کے بورڈ پر خواتین ڈائریکٹرز کی نمائندگی کے تناسب میں اضافے کے لئے اقدامات کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں سٹاک مارکیٹ میں لسٹڈ تمام کمپنیوں کو کارپوریٹ گورننس کے ترمیم شدہ کوڈ کے تحت ہدایت کی گئی ہے کہ اگلے تین سالوں میں کمپنیوں کے بورڈ پر کم از کم ایک خواتین ڈائریکٹر کو نمائندگی دیں۔

اس قانون پر عمل درآمد تمام پبلک انٹرسٹ کمپنیوں کے لئے لازمی ہے اور ان میں پاکستان سٹاک ایکسچینج کے ساتھ لسٹڈ وہ تمام کمپنیاں شامل ہیں جو ادا شدہ سرمائے، ٹرن اوور، ملازمین کی تعداد، یا حصص داروں کی مقرر کردہ حد سے زائد کی حامل ہیں۔ ایس ای سی پی کے ان اقدامات کے نتیجے میں پاکستان کے کارپوریٹ بورڈز میں خواتین کی نمائندگی کا تناسب چھ اعشاریہ چار فیصد (6.4%) سے بڑھ کر چودہ اعشاریہ تین فیصد (14.3%) ہو جائے گا جو کہ پاکستان میں خواتین کی نمائندگی کے تناسب کے حوالے سے ایک نمایاں کامیابی ہو گی۔

اس وقت پاکستان سٹاک ایکسچینج میں کے ایس ای ہنڈرڈ انڈیکس میں لسٹڈ ہر سو کمپنیوں میں سے انہتر (69) کمپنیوں کے بورڈز میں کوئی خاتون ڈائریکٹر شامل نہیں۔ ان کمپنیوں میں وہ سولہ بڑی کمپنیاں بھی شامل ہیں جنہیں فری فلوٹ کیپٹلائزیشن کی بنیاد پر ملک کی بیس بڑی لسٹڈ کمپنیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر ملک بھر میں لسٹڈ کمپنیوں کے بورڈز پر خواتین ڈائریکٹرز کا تناسب صرف چھ اعشاریہ چار فیصد ہے۔ یہ تناسب پاکستان کی پارلیمان میں خواتین کی سترہ اعشاریہ دو فیصد نمائندگی اور ملک کے محنت کش طبقے میں خواتین کے پندرہ اعشاریہ آٹھ فیصد حصے کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ یہ تعداد ایس اینڈ پی فائیو ہنڈرڈ (S&P 500) اور ایف ٹی ایس ای ہنڈرڈ (FTSE 100) کی کمپنیوں میں بیس سے پچیس فیصد خواتین ڈائریکٹرز کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

پاکستان کے کاروباری اداروں میں خواتین ڈائریکٹرز کی شمولیت دنیا بھر میں اس حوالے سے کی جانے والی کوششوں سے قطعاً مختلف نہیں ہے۔ خواتین ڈائریکٹرز کی بورڈ میں شمولیت سے بہتر فیصلہ سازی اور کرپشن میں کمی دیکھی گئی۔ ساتھ ہی ساتھ کمپنیوں کی مالیاتی کارکردگی میں بھی کئی جگہ پر بہتری

مشاہدے میں آئی۔ نہ صرف ترقی پذیر ممالک مثلاً ملائیشیا، ہندوستان اور کینیا وغیرہ میں بلکہ دنیا کے ترقی یافتہ ترین ممالک یعنی جرمنی، ناروے اور فن لینڈ میں بھی صنفی تنوع کے حصول کے لئے براہِ راست قانونی مداخلت کی مثالیں موجود ہیں۔

پاکستان کی بڑی کمپنیوں کے بورڈز میں صنفی تنوع میں بہتری سے امید کی جا رہی ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا اور بڑی کمپنیوں کے سرمایہ کاری سے متعلق فیصلوں میں ماحولیات، سماجی شعبے اور گوورننس کے مسائل کو اہمیت دی جائے گی۔

رواں سال مئی میں نافذ العمل ہونے والے کمپنیز ایکٹ 2017 میں پاکستان کے کارپوریٹ سیکٹر کے فروغ کے لئے متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں ہیں جن میں کاروبار کرنے میں آسانی لانے، کاروبار کو رجسٹرڈ کروانے کے اخراجات میں کمی، انسدادِ تطہیرِ زر، اور انفرمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال اور کمپنیوں کے بورڈ پر خواتین کی نمائندگی کے تناسب کو بڑھانے جیسے اقدامات شامل ہیں۔